۷۸۶
۹۲

اشرفیہ کی پکار

منجانب

وابستگان مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور

ضلع اعظم گڑھ

(یو، پی)

۷۸۶
۹۲

اشرفیہ کی پکار

منجانب

وابستگان مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور

ضلع اعظم گڈھ

(یو، پی)

بار اول ایک ہزار

تاریخ اشاعت نومبر ۱۹۷۱ء

قیمت :- پچیس پیسے

ناشر عبدالمنان اشرفی

ملنے کا پتہ

عبدالمنان اشرفی متصل مسجد گلاب چین محلہ پورہ صوفی مبارکپور

ضلع اعظم گڈھ

دارالنبی پریس دالمنڈی بنارس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشرفیہ کی پکار

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

دردمندان ملت اسلامیہ و بہی خواہان مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور، انتہائی دکھ اور صدمے کے ساتھ ہم اس حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہندوستان کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم آج شدید ترین بحران سے دوچار ہے، اس ادارہ سے متعلق اختلافات بڑی حد تک منظر عام پر آچکے ہیں۔ جس کی وجہ سے پورے ملک کے سنی مسلمانوں میں بے چینی کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے اس سلسلے میں ملک کے گوشے گوشے میں بہت سی بے بنیاد خبریں

بھی گشت کر رہی ہیں اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ موجودہ تکلیف دہ حالات کو نہایت صفائی اور سچائی کے ساتھ جوں کا توں عوام کے سامنے پیش کر دیں تاکہ جماعت اہلسنت کے ہر خاص و عام مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور کے بارے میں حقیقتِ حال سے واقف ہو جائیں۔

آج سے ڈھائی سال قبل مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی منتظمہ کے صدر جناب شیخ محمد امین صاحب انصاری مرحوم کے انتقال کے بعد منتظمہ کی صدارت کا مسئلہ جنرل کمیٹی میں پیش ہوا جو سرپرست مدرسہ شیخ طریقت بدر حقیقت حضرت مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کمیٹی میں محمد ابراہیم صاحب (جو کہ انتظامیہ کے رکن تھے اور حضرت حافظ ملت کے خاص معتمد تھے نیز حضرت حافظ ملت کی سربراہی میں جو کمیٹی رجسٹرڈ ہوئی ہے اس کے ایک رکن بھی ہیں) نے جنرل کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی کہ منتظمہ کے قائم مقام صدر جناب اشہد حسن اشرفی کو مستقل طور منتظمہ کا صدر منتخب کر لیا جانا بہتر اور مناسب ہوگا کمیٹی نے محمد ابراہیم صاحب کی تجویز سے

اتفاق کرتے ہوئے قائم مقام صدر کو مستقل طور پہ صدر منتخب کر لیا انتخاب کے بعد مولانا محمد احمد صاحب شاہدی غازیپوری نے کھڑے ہو کر مدرسہ اشرفیہ کی صدارت کے لئے حافظ ملت حضرت مولانا عبد العزیز صاحب قبلہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ کا نام پیش کیا۔ مولانا شاہدی صاحب کی تجویز پر کمیٹی میں تھوڑی سی بدمزگی پیدا ہو گئی لہٰذا اس مسئلہ پر پھر سے رائے شماری ہوئی نتیجتاً قائم مقام صدر جناب اشہد حسن اشرفی صاحب غیر معمولی اکثریت سے پھر صدر منتخب ہو گئے اس کے بعد حضرت حافظ صاحب قبلہ فوراً کمیٹی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا کہ لوگ پہلے سے کنویسنگ کر کے آتے ہیں، اب میں مبارکپور میں نہیں رک سکتا سرپرست اعظم نے انہیں بیٹھنے پر مشکل راضی کیا اور کمیٹی کی تمام اہم کارروائی ملتوی فرما دی حتیٰ کہ صدر کے انتخاب کو بھی (جو ہو چکا تھا) آئندہ کمیٹی کے لئے ملتوی کر دیا اسی روز شام سے مبارکپور کے پرسکون ماحول میں ہیجان کی ابتدار ہو گئی جب دستار فضیلت کے جلسہ میں حافظ صاحب قبلہ نے استعفار دے کر اس کی وجہ بیان کی کہ یہاں کے لوگ کمیٹی میں پہلے سے کنویسنگ کر کے آتے ہیں جو مجھے قطعی پسند نہیں، نیز ساتھ ہی ساتھ انہوں نے

ایک نکاح جسے خود حافظ صاحب قبلہ نے پڑھایا تھا۔ اس کا واقعہ بھی تفصیل سے بیان کیا اور کہا کہ یہاں کا یہی مزاج ہے اس لئے میں یہاں نہیں رک سکتا سرپرست صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ میرا استعفار منظور فرمالیں اس پر مولانا سید مظفر حسین صاحب کچھوچھوی سابق ایم، پی نے جلسہ میں مائک پر اعلان فرمایا کہ اگر آپ مبارکپور سے جارہے ہیں تو اپنے ہاتھ سے اشرفیہ میں تالا لگا کر جائیے خود حضرت سرپرست صاحب نے فرمایا کہ آپ کی جو شکایات ہوں ہم سے کہئے ہم اسے دور کرنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد حافظ صاحب قبلہ نے اسی جلسہ میں اپنا استعفار واپس لے لیا اور معاملات رفع دفع ہوگئے تھوڑی دنوں کے بعد دوسرا دھماکہ اس وقت ہوا۔ جب حضرت حافظ ملت نے ۱۹۶۸ء کے اخیر میں مدرسہ کی انتظامیہ سے متعلق بعض بنیادی تبدیلی کا مطالبہ حضرت سرپرست مدرسہ ہذا کی خدمت میں پیش کیا حضرت شیخ الحدیث کے مطالبہ نامے کی نقل درج ذیل ہے ملاحظہ فرمائیے۔

"مخدوم و محترم عظیم البرکت سرپرست دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمتہ!

دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور کے موجودہ انتظامی ڈھانچے کے متعلق اپنی بے اطمینانی کی وجہ ظاہر کرچکا ہوں اور اسی بنیاد پر میں نے سالانہ اجلاس میں اپنی علیحدگی کا اعلان کیا تھا۔ لیکن آپ حضرات کے یقین دلانے پر کہ اشرفیہ کے مستقبل کے تحفظ کے سلسلے میں میری شکایتوں کا ازالہ فرمادیں گے میں نے مشروط طور پر اپنا فیصلہ واپس لے لیا تھا اب چونکہ میرے فیصلے کی واپسی کا اعلان کردیا گیا ہے تعطیل کلاں کے بعد مجھے حسب دستور مدرسہ میں آنا ہوگا لہذا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو مطلع کردوں کہ ۱۰ ر شوال سے پہلے مجھے عملاً مطمئن کردیا جائے اور جیسا کہ کہہ چکا ہوں کہ جب تک مجلس انتظامیہ میں بنیادی تبدیلی نہ ہوگی میں کسی سطحی ترمیم سے مدرسہ کے مستقبل کو محفوظ نہیں سمجھوں گا اور میرے نزدیک اس کی شکل صرف یہ ہے کہ ایوان بالا کی حیثیت سے مشاہیر علمائے کرام

پر مشتمل گیارہ افراد کی ایک مجلس شوریٰ بنا دی جائے

جسے موجودہ انتظامی ڈھانچے پر ایک با اختیار نگراں

اور دخیل کار کی طرح بالادستی حاصل ہو اور اس

ایوان کی صدارت آپ کے ہاتھ میں ہو یہ شکل اگر

عمل میں نہیں لائی گئی تو میری شکایت بدستور باقی

رہے گی اور اس کے نتیجہ میں اپنی واپسی کے اعلان

کا قطعاً پابند نہیں رہوں گا۔ ایام تعطیل کے اختتام تک

آپ کے اطمینان بخش جواب کا شدت سے انتظام

کروں گا۔

فقط عبد العزیز عفی عنہ یکم رمضان ۱۳۸۸ھ

حافظ ملت کے اس مطالبہ نامہ کے جواب میں حضرت سرپرست

صاحب قبلہ نے جو جواب دیا ہے اس کی نقل ملاحظہ فرمایئے۔

مکرمی محترمی زید الطافکم

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

والا نامہ تشریف لایا اور منتظمہ کے چند افراد بھی

آئے چونکہ اس سال آپ کے انداز سے اہل مبارکپور نے

سمجھ لیا کہ اب آپ اپنی نوازشات سے مدرسہ کو محروم

فرمانا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے انتشار بھی ہے مختلف

الخیالی بھی۔ لہٰذا انتظامیہ کمیٹی نے ۱۲ر شوال المکرم

مقرر کرائی ہے۔ اس موقعہ پر آپ کے شرائط کمیٹی کے

سامنے رکھے جائیں گے اس کے بعد پھر صحیح نتیجہ سے

مطلع کروں گا۔ اپنے گھر کے سب چھوٹے بڑے کو

حسب مراتب سلام و دعا کہہ دیجئے۔ والسلام

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین کچھوچھہ شریف فیض آباد

۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

حضرت حافظ ملت کے مطالبہ نامہ سے جیسا کہ ظاہر ہے مبارکپور

میں زبردست ہیجان اور سخت بحران پیدا ہوا اسے ختم کرنے کے لئے

مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۹ء کو مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کی ایک جنرل میٹنگ

حضرت سرپرست اعظم کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں حضرت

حافظ ملت کے مطالبہ کے پیش نظر چند دستوری ترمیمات باتفاق

آراء منظور کی گئیں جن کی نقل ملاحظہ فرمایئے۔

نقل فیصلہ جنرل کمیٹی منعقدہ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۹ء

حافظ ملت مولانا عبدالعزیز صاحب شیخ الحدیث

مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم کے استعفا نامہ سے پیدا شدہ بحرانی حالات ختم کرنے اور ایک خوشگوار فضا بنانے نیز مدرسہ اشرفیہ کے مستقبل کی آئینی بقا و استحکام کی خاطر دستوری سطح پر درج ذیل ترمیمات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) یہ کہ دارالعلوم مدرسہ اشرفیہ کی ایک مجلس شوریٰ پانچ بیرونی علمائے اکابر پر مشتمل ہوگی جس کا چیرمین سرپرست مدرسہ ہوگا۔

(۲) یہ کہ مجلس منتظمہ یا جنرل کمیٹی کے اختلافی مسائل مجلس شوریٰ میں پیش کئے جائیں گی۔ اور باہمی مشاورت کے بعد چیرمین کا فیصلہ آخری و ناطق سمجھا جائیگا۔

(۳) یہ کہ مجلس شوریٰ کے اکابر علماء کے انتخاب یا نامزدگی کا دستوری حق صرف سرپرست مدرسہ ہذا کو حاصل ہوگا۔

(۴) یہ کہ مدرسہ اشرفیہ کا کوئی ملازم یا مدرس

مجلس منتظمہ کا ممبر یا رکن نہیں ہوگا اور نہ اسے انتظامی امور میں کسی طرح مداخلت کا حق رہے گا۔

(نوٹ) مذکورہ بالا ترمیمات جنرل میٹنگ میں باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

مذکورہ تجویز (۱) و (۳) کے تحت سرپرست اعظم نے مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب فرمایا جو پانچ اکابرین علمائے اہلسنت وجماعت پر مشتمل ہے جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) سید العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب قبلہ شیخ الحدیث جامعہ عربیہ اسلامیہ میرٹھ۔

(۲) فخر العلماء جامع معقولات حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب قبلہ شیخ الحدیث مدرسہ اظہار العلوم بھاگلپور (بہار)

(۳) شیخ العلماء حضرت مولانا عبدالرشید صاحب قبلہ مفتی جامعہ عربیہ ناگپور۔ (مہاراشٹر)

(۴) شمس العلماء حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب قبلہ شیخ الحدیث جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس۔

(۵) رئیس العلماء جانشین صدرالافاضل حضرت مولانا

محمد یونس صاحب قبلہ مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد ۔

مذکورہ بالا فیصلہ کے بعد پورے مبارکپور میں ایک عام مسرت کی لہر دوڑ گئی ایسا معلوم ہونے لگا کہ اب سے پہلے مدرسہ سے متعلق کوئی اختلاف ہی نہیں تھا عام طور پر لوگوں کو حضرت سرپرست اعظم کی موجودگی میں اس فیصلہ کے ہونے پر حضرت سرپرست اعظم کی دوراندیشی اور معاملہ فہمی کا زبردست اعتراف ہوگیا اس فیصلہ کی نقل جناب مولانا عبد المنان صاحب مدرس و مفتی مدرسہ ہذا لے کر حضرت حافظ ملت کی خدمت میں حاضر ہوئے جسے حضرت موصوف نے ملاحظہ فرماکر بخوشی منظور فرمایا اور مبارکپور حسب دستور سابق تشریف لاکر مدرسہ میں شیخ الحدیث کے فرائض انجام دینے لگے ۔

تقریبًا سوا دو سال کے بعد اچانک یہ خبر مبارکپور میں گشت کرنے لگی کہ حضرت حافظ ملت مدرسہ اشرفیہ سے مستقل طور پر جارہے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ یہ خبر مدرسہ کے ذمہ داران و سنی عوام کے لیے تشویش کا باعث بنی اور چھان بین کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ خبر صحیح ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ایک وفد حضرت حافظ صاحب قبلہ سے ملا لیکن انہیں

مبارکپور رکنے پر آمادہ نہ پاکر کافی پریشان ہوا اسی دوران کچھ ذمہ داران نے سرپرست اعظم کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت حافظ ملت کو مبارکپور میں روکنے کی استدعا کی سرپرست اعظم نے اس سلسلہ میں مبارکپور کے لیے اپنی تشریف آوری کی اطلاع روانہ کی اور ۲۲ مئی ۱۹۷۱ء کو مع ارکان مجلس شوریٰ حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب قبلہ میرٹھی و حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب قبلہ و حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب قبلہ و حضرت مولانا محمد یونس صاحب قبلہ کے ہمراہ مبارکپور مدرسہ میں تشریف لائے اور حسب سابق ناظم صاحب سے ایجنڈا جاری کرنے کو فرمایا ناظم صاحب نے بتایا کہ مبارکپور کے عوام نے مدرسہ ہذا کے تمام اختیارات حضرت حافظ ملت کو سونپ دیئے ہیں اس لیئے نہ تو اب کوئی کمیٹی ہے اور نہ عہدیدار حضرت سرپرست اعظم کے سوال پر ناظم صاحب نے کہا کہ اب آپ سرپرست بھی نہیں رہے اس گفتگو کے بعد حضرت سرپرست اعظم مع ارکان مجلس شوریٰ مدرسہ سے نکل کر مسمیٰ طفیل احمد کے مکان پر تشریف لے گئے یہ خبر پاکر ناظم صاحب کے رویے کے خلاف قصبہ میں مزید ہیجان پیدا ہوا ۔ حضرت سرپرست اعظم کے گرد ایک

بہت بڑا مجمع اکٹھا ہو گیا جو سرپرست اعظم زندہ باد و مجلس شوریٰ زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ حضرت سرپرست اعظم نے لوگوں سے پرسکون رہنے کی ہدایت فرمائی اور اسی روز مع ارکان مجلس شوریٰ مبارکپور سے واپس لوٹ گئے۔ واپسی پر مجلس شوریٰ کی طرف سے ایک بیان جو روزنامہ ۳۰ رمئی سنہ ۱۹۷۱ء کے قومی آواز لکھنؤ میں شائع ہوا ملاحظہ ہو۔

دار العلوم مبارکپور میں اقتدار اعلیٰ ممبران مجلس شوریٰ کا بیان۔

کچھوچھہ شریف ۲۳ رمئی دار العلوم اشرفیہ مبارکپور کی مجلس شوریٰ کے اعزازی ممبران مولانا سید غلام جیلانی صاحب۔ میرٹھی مولانا محمد سلیمان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم ماچھی پور مولانا شمس الہدیٰ شیخ الحدیث مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس اور مولانا محمد یونس مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد نے ایک مشترکہ بیان میں بتایا ہے کہ گزشتہ ۲۲ رمئی کو جب وہ دار العلوم کے سرپرست مولانا سید محمد مختار اشرف کی جیلانی پران کے

زیر قیادت مبارکپور پہونچے تو وہاں دار العلوم کے ناظم اعلیٰ قاری محمد یحییٰ نے انہیں بتایا کہ مبارکپور کے عوام نے ادارہ کا اقتدار اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا حافظ عبد العزیز کو سونپ دیا ہے اور اب یہاں نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ مجلس شوریٰ اس کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ مولانا عبد العزیز کسی کی ماتحتی میں رہ کر کام کرنے کے لئے تیار نہیں مجلس شوریٰ کے ارکان نے کہا ہے کہ ان کا تقرر تقریباً دو سال قبل ادارہ کے سرپرست نے اس وقت کیا تھا جب مولانا عبد العزیز نے ادارہ کے استحکام کے لئے علماء پر مشتمل مجلس شوریٰ مقرر کئے جانے پر اصرار اور بصورت دیگر مستعفی ہو جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ مولانا عبد العزیز کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان کے موقف اور منشا اور رویہ کی تبدیلی کے پورے اسباب معلوم نہیں ہو سکے لیکن جو صورت حال اب پیدا ہو گئی ہے اس

کے متعلق مبارکپور میں طرح طرح کے شبہات پائے جاتے
ہیں مجلس شوریٰ کے ارکان کا کہنا ہے کہ دارالعلوم کی
فضا کو مکدر ہوتے دیکھ کر ہم لوگ ۲۲ مئی کو ہی وہاں
سے ایک صاحب کے گھر چلے گئے اور رات میں جب
ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو عوام کے ہجوم نے سرپرست
زندہ باد اور ممبران مجلس شوریٰ زندہ باد کے فلک
شگاف نعرے لگائے جو دور تک سنائی دے رہے تھے
مجلس شوریٰ کے ارکان کے ساتھ مولانا سید مظفر حسین
سابق ایم، پی۔ مولانا حسن مثنیٰ انور مدیر المیزان
اور ولیعہد سجادہ سرکار کلاں مولانا سید اظہار اشرف
بھی مبارکپور گئے تھے۔

اس کے بعد مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء کو ایک وفد اشہد حسن اشرفی
ڈاکٹر احسان احمد عراقی شمس الحق اور نذیر احمد فراز پر مشتمل حافظ ملت
کی خدمت میں حاضر ہو کر جماعت کے بحران کی تفصیل بتائی۔ اور
حضرت حافظ ملت سے یہ دریافت کیا کہ ناظم صاحب نے جو سرپرست
اعظم سے آپ کے اختیار کلی کی بات کہی ہے کیا آپ نے اسے منظور فرمایا

تو حضرت حافظ ملت نے فرمایا کہ جی نہیں نہ میں نے منظور کیا ہے اور نہ منظور کروں گا میں مدرسہ کے انتظامیہ
میں کوئی تبدیلی نہیں چاہتا اسی طرح مختلف وفود حضرت حافظ ملت سے ملاقات کرتے رہے
. . . اور یہی جواب پاتے رہے مورخہ ۱۳ ر جون ۱۹۷۱ء کو دارالعلوم
اشرفیہ کے ذمہ داران و ارکان اور جماعت کے خصوصی حضرات
جن میں حضرت حافظ ملت کو اختیار کلی دینے کے حامی بھی تھے۔
اور مخالف بھی جناب حاجی محمد عمر صاحب ناظم مدرسہ ہذا۔ جناب حاجی
ولی اللہ صاحب ممبر منتظمہ کمیٹی مدرسہ ہذا جناب حاجی غلام حسین صاحب
خازن مدرسہ ہذا۔ جناب محمد سعید صاحب۔ جناب محمد سعید (سیٹھ)
صاحب۔ جناب حاجی غلام نبی اشرفی صاحب محاسب مدرسہ ہذا چیرمین
ٹاون ایریا مبارکپور۔ جناب مولانا مظفر حسن صاحب ظفر قادری۔ جناب
عبداللہ صاحب سابق چیرمین ٹاون ایریا مبارکپور جناب اشہد حسن
صاحب اشرفی قائم مقام صدر مدرسہ ہذا۔ جناب شبیر احمد صاحب ممبر منتظمہ کمیٹی
مدرسہ ہذا جناب مولوی اسرار الحسن صاحب انصاری اور ڈاکٹر احسان
احمد صاحب عراقی پر مشتمل ایک مشترکہ کمیٹی منعقد ہوئی جس کی روداد
حسب ذیل ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

۷۸۶
۹۲

آج مورخہ ۱۳ ر جون ۱۹۷۱ء جماعت اہل سنت کے

موجودہ بحران کو دور کرنے کے لئے دارالعلوم اشرفیہ
کے ذمہ داران ارکان اور جماعت کے خصوصی
حضرات پر مشتمل غور و فکر کے لئے ایک میٹنگ زیر
صدارت جناب حاجی محمد عمر صاحب ۔ انہیں کے مکان
پر منعقد ہوئی جس میں باتفاق حسب ذیل تجاویز منظور
کی گئی ۔

(۱) یہ کہ حافظ ملت دامت برکاتہم العالیہ کا وجود
مسعود دارالعلوم اشرفیہ کے عروج و ارتقاء کے لئے
قطعی ضروری ہے ۔

(۲) اس خبر سے کہ حضرت حافظ ملت صاحب قبلہ
مبارکپور سے دل برداشتہ ہو کر کہیں اور جانا چاہتے
ہیں ۔ قصبہ میں ہیجان برپا ہوا اور یہاں کے سنی عوام
نے ہر طرح کوششیں کیں لیکن افسوس کہ اس بارے
میں اب تک کامیاب نہ ہو سکے اس لئے مذکورہ بالا
میٹنگ میں طے پایا کہ اس نازک اور مشکل مسئلہ کو حضرت
سرپرست صاحب دارالعلوم اشرفیہ دامت برکاتہم العالیہ

کی خدمت میں پیش کیا جائے اور حضرت سے درخواست
کی جائے کہ حضور جس طرح بھی ممکن ہو ۔ حضرت حافظ
ملت صاحب قبلہ کو اپنے فیوض سے مستفیض کرنے
کے لئے اور اہم مرکزی جامعہ کی تعمیر کے لئے کسی صورت
سے بھی آمادہ فرمائیں کہ حضرت حافظ ملت ہم باشندگان
مبارکپور کو اپنی جدائی کا صدمہ نہ پہونچائیں ۔

(نوٹ) حضرت سرپرست صاحب قبلہ سے یہ بھی درخواست
ہے کہ موجودہ بحران کے نتیجے میں جماعت کے اندر جو کشیدگی
پیدا ہو گئی اسے دور فرما کر اتحاد و اتفاق پیدا کر دیں ۔

دستخط محمد عمر (بخط ہندی) دستخط غلام نبی اشرفی ۔
دستخط اشہد حسن اشرفی ۔ دستخط ولی اللہ ۔ دستخط
محمد سعید ۔ دستخط غلام حسین ۔ دستخط مظفر حسن ظفر
قادری ۔ دستخط عبد اللہ دستخط احسان احمد ۔ دستخط
اسرار الحسن انصاری دستخط شبیر احمد ۔

مذکورہ بالا تجویز کی دو کاپیاں لکھی گئیں ایک کاپی حاجی غلام
حسین صاحب کے اور ایک کاپی حاجی غلام نبی اشرفی کے حوالے

ہوئی حاجی غلام حسین نے یہ وعدہ فرمایا کہ ہم لوگ ایک ہفتہ کے
اندر حضرت حافظ صاحب قبلہ سے ملاقات کرنے کے بعد پھر آپ
لوگوں کو مطلع کریں گے وقت مقررہ گزرنے کے بعد حاجی غلام حسین
صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ پوچھنے پر یہ کہا کہ میں اب اس
معاملہ میں نہیں پڑوں گا پھر بھی کچھ ذمہ داروں نے اپنی کوششیں
جاری رکھیں اسی دوران اچانک یہ خبر مبارکپور میں پھیل گئی کہ
حضرت حافظ ملت کی سربراہی میں دارالعلوم اشرفیہ کا نیا دستور
اور نئی کمیٹی لکھنؤ کے رجسٹریشن آفس میں رجسٹرڈ ہو گئی ہے۔
مذکورہ خبر سننے کے بعد مبارکپور کے کچھ سنی ذمہ داران لکھنؤ
رجسٹریشن آفس پہنچے اور وہاں جاکر باضابطہ اس کی نقل حاصل
کی۔ رجسٹرڈ شدہ کمیٹی حسب ذیل ہے۔

اسمائے گرامی ممبران وعہدیداران اور ان کا مکمل پتہ
نیز کاروبار کی نوعیت جن کے سپرد ادارہ ہذا کا انتظام
وانصرام کیا گیا۔

نام	پتہ	پیشہ	عہدہ
(۱) جناب حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب	ساکن قصبہ بھوجپور ضلع مرادآباد	تبلیغ	سربراہ اعلیٰ و [illegible]
(۲) جناب قاری محمد یحییٰ صاحب	ساکن قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	تبلیغ	ناظم اعلیٰ
(۳) جناب مولوی محمد شفیع صاحب	ساکن قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	افتاء	نائب ناظم و ناظم تعلیمات
(۴) جناب مولانا عبدالرؤف صاحب	ساکن بھوجپور ڈاکخانہ سکھوپور ضلع بلیا	تدریس	[illegible]
(۵) جناب مولانا عبدالمنان صاحب	ساکن قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	افتاء	ممبر
(۶) جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب	ساکن قصبہ [illegible]پور ضلع اعظم گڑھ	طبابت	ممبر
(۷) جناب محمد حسین صاحب	ساکن پرانی بستی مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	تجارت	ممبر و خازن
(۸) جناب محمد سراج صاحب	ساکن پورہ دیوان مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	تجارت	ممبر
(۹) جناب محمد ابراہیم صاحب	ساکن پورہ صوفی مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	تجارت	ممبر
(۱۰) جناب نظام الدین صاحب	ساکن پورہ رانی مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	تجارت	ممبر
(۱۱) جناب حاجی عبدالستار صاحب	ساکن نوادہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ	تجارت	ممبر

ہم دستخط کنندگان ذیل ادارہ ہذا کو مذکورہ بالا
میمورنڈم کے مطابق سوسائٹیز رجسٹریشن
ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء کے تحت رجسٹرڈ کرانا چاہتے ہیں۔
دستخط عبدالعزیز عفی عنہ۔ دستخط عبدالرؤف

غفرلہٗ۔ دستخط عبدالمنان اعظمی۔ دستخط فضل الرحمٰن مصباحی۔ دستخط محمد یحییٰ۔ دستخط عبدالستار۔ دستخط محمد سراج۔ دستخط محمد ابراہیم پورہ صوفی۔ دستخط محمد شفیع اعظمی دستخط محمد حسین دستخط نظام الدین۔ ۳ر جون ۱۹۷۱ء۔

اس کمیٹی میں جو گیارہ رکنی ہے کل آٹھ عہدے ہیں جس میں بیشتر عہدے مدرسہ ہٰذا کے تنخواہ داروں کے ہاتھوں میں ہے اور جو تنخواہ دار نہیں ہیں ان میں سے اگر کسی کو کوئی عہدہ ملا بھی ہے تو وہ عہدیدار بے اختیار ہے اور انتظامیہ کا کوئی شعبہ اس کے سپرد نہیں ہے۔ یہ ہے اس کمیٹی کی صحیح تصویر۔

اب آپ حضرات مذکورہ رجسٹرڈ شدہ دستور کی کچھ خاص دفعات ملاحظہ فرمائیں یہ نہ سمجھا جائے کہ ہمارے نزدیک دستور کی تمام منقولہ دفعات قابل اعتراض ہیں ہاں انہیں میں بعض بنیادی دفعات کی بنا پر سنیوں کے دو طبقوں کے درمیان زبردست خلیج حائل ہو گئی ہے۔

چند دفعات حسب ذیل ہیں۔

مبادیات ۱ نام

ادارہ دارالعلوم اہلسنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ (یوپی)

۲ مقام۔ ادارہ کا صدر مقام قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ ہوگا۔

۵ ادارہ کا مسلک۔ ادارہ کا مسلک اس کے بانیوں [۱] شیخ المشائخ حضرت مولانا سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین

---

۱ جب مبارکپور میں آمد و رفت کی کوئی سہولت نہیں تھی اس وقت حضرت شیخ المشائخ حضرت مولانا سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین صاحب اشرفی میاں (میاں بابا) قدس سرہ النورانی اونٹنی پر سوار ہو کر کچھوچھہ مقدسہ سے مبارکپور آئے تھے انہوں نے مبارکپور میں رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا رفتہ رفتہ ان کے گرد مبارکپور کے سنی مسلمان اکٹھا ہونے گئے حضرت میاں بابا نے لوگوں پر زور دیا کہ دین کی ترویج و اشاعت کے لئے ایک درسگاہ ضروری ہے حضرت میاں بابا کی تحریک پر مبارکپور کے سنی مسلمانوں نے لبیک کہا اور مسمیان شیخ عبدالوہاب و شیخ حاجی عبدالرحمٰن

صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ العزیز و
حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ
(مصنف بہار شریعت) کے موافق سنی حنفی بریلوی ہوگا

و شیخ حافظ عبد الواحد پسران شیخ علیم اللہ صاحب مرحوم ساکنان محلہ
قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ نے ۱۹۲۲ء میں ایک مکان واقع محلہ پرانی
بستی وقف کیا جس میں تعلیم و تعلم کا دور شروع ہوا چونکہ مبارکپور میں
باقاعدہ دینی درسگاہ کے موجد محرک اور بانی حضرت میاں بابا رحمۃ اللہ
علیہ حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ
علیہ کی خاندان ذی شان سے متعلق تھے اس لئے اس درسگاہ کا نام مدرسہ
اشرفیہ مصباح العلوم رکھا گیا اور مدرسہ کی دیکھ بھال کے لئے جان نثاران
اشرفیہ کی خواہشات کے مطابق بانی ادارہ حضرت میاں بابا رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنے ہی خاندان ذی شان کے ایک عالم حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کو مدرسہ کا سرپرست مقرر فرمایا پھر زمانے کی تبدیلیوں کے ساتھ کچھ
دنوں کے بعد مبارکپور و مضافات کے سنیوں نے اسے مزید ترقی دینے
کے لئے ایک جدید عمارت کی ضرورت محسوس کی اور اسی خاندان

سنی یا اہلسنت و جماعت ہر وہ صحیح العقیدہ مسلمان
ہے جو تمام اعمال و عقائد میں سلف صالحین کا متبع ہو
اور موجودہ زمانہ میں واضح نشان (پہچان) یہ ہے کہ جو اعلیٰ
حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ

کے افراد مسمیان محمد سعید، محمد رفیع، محمد امین (سابق صدر مدرسہ اشرفیہ
مصباح العلوم) اور محمد عمر وغیرہم نے اپنے خاندان کی (جس نے محلہ پرانی
بستی کا مکان وقف کیا تھا) سابقہ روایات کو باقی رکھتے ہوئے ایک
ایسی زمین جدید عمارت کے لئے وقف کی جو اپنے محل وقوع کے اعتبار
سے کافی اہم اور قیمتی تھی اور مبارکپور کے سنی عوام نے جدید عمارت کے
لئے ایثار و قربانی کا اتنا زبردست مظاہرہ کیا کہ لوگوں کو چندہ دینے سے
روکنا پڑا۔ خواتین نے تقریباً اپنے تمام زیورات مدرسہ پر نچھاور کر دیئے
اور دیکھتے دیکھتے موجودہ عمارت تعمیر کے مراحل طے کرنے لگی۔ عوام نے صرف
مالی ہی امداد نہیں کی بلکہ فی سبیل اللہ مٹی گارے کا کام بھی کرتے تھے
اور آج بھی مبارکپور و مضافات کے غریب سنی عوام ایثار و قربانی کا
ایسا مظاہرہ کرتے ہیں کہ شاید پورے ملک میں اس کی مثال نہ ملے جہاں الی

الرحمہ سے اعمال و عقائد میں بالکلیہ متفق ہو اور تمام

فرقہ ہائے باطلہ مثلاً وہابی۔ دیوبندی۔ رافضی۔ غیر مقلد

وغیرہ سے دور و نفور ہو اور کتاب مستطاب

حسام الحرمین مصنفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

کو حرف بحرف مانتا ہو۔

دفعہ (۸) مقاصد کے تحت چند دفعات درج ذیل ہیں۔

(ج) اس دار العلوم میں دینی علوم کے ساتھ کسب معاش

کے لئے دوسرے علوم و فنونِ ضروریہ کا انتظام کرنا۔

(ر) مسلک امام اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا

رسول (طلبہ) کو یہ مخلص عوام اپنے گھر کے افراد سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان کے کھانے پینے کا انتظام اپنا پیٹ کاٹ کر کرتے ہیں۔

حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ نے اپنی سرپرستی کے دوران صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مصنف بہار شریعت) کو ادارہ سے منسلک کرنے کے لئے مدرسہ کے مربی کے خطاب سے یاد فرمایا اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ تا حیات اس ادارہ کے مربی رہے۔

خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ کی ترویج و تبلیغ کرنا

و نیز بدعقیدوں اور گمراہوں سے مسلمانوں کو بچانا۔

دفعہ (۹) غیر متبدل اصول

(الف) اس ادارہ کے اعلیٰ عہدیداران سے لیکر عام ممبر تک

شیخ الحدیث سے ادنیٰ ملازم تک مدرسین سے لے کر

طلبہ تک کا سنی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے کسی بھی

غیر سنی۔ بد مذہب بد عقیدہ مثلاً نیچری قادیانی

دیوبندی وہابی۔ رافضی ندوی غیر مقلد وغیرہم کو کسی

طرح بھی قبول نہ کیا جائے گا۔ اور بالفرض مبارکپور

میں کوئی سنی نہ رہ جائے یا مبارکپور کے سنیوں کی

غفلت و بے توجہی سے خدانخواستہ ادارہ غیر سنیوں

کے ہاتھ میں چلا جائے تو ہندوستان کے کسی بھی سنی

کو یہ حق حاصل ہوگا کہ عدالتی چارہ جوئی یا کسی مناسب

تدبیر کے ذریعہ ان کو بے دخل کر کے اور اس پر

سنیوں کا قبضہ کرادے۔

(ب) ناگزیر حالات میں غیر مسلم کو ملازم رکھا جا سکتا

ہے بشرطیکہ ادارہ کے مقاصد مجروح ہونے کا خطرہ
نہ ہو۔ جملہ مدرسین و ملازمین سارے عہدیداران اور
تمام ممبران کو عہدیدار اعلیٰ کے سامنے اس مضمون کا
حلف لینا ہوگا کہ میں ہمیشہ ادارہ کے دستور کا وفادار
رہوں گا ادارہ کے دستور و مقاصد کے خلاف کسی
قسم کی جدوجہد میں کبھی شریک نہ ہوں گا اور باستثناء
غیر مسلم ملازمین سب کو یہ اقرار بھی کرنا ہوگا کہ میں
صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہوں اور کتاب مذکور
حسام الحرمین کی مکمل تائید کرتا ہوں۔

(۱۰) نظام

(الف) اس ادارہ کے اغراض و مقاصد کے تحفظ
و بقا کے لئے دو مجلسیں (کمیٹیاں) مجلس شوریٰ۔
(جنرل کمیٹی) اور مجلس انتظامیہ (ورکنگ کمیٹی)
ہوں گی۔

(ب) پورے ہندوستان سے اہلسنت و جماعت
میں سے ذہین اور صائب رائے رکھنے والے

قانون سے واقف کار عوام اور علمائے کرام میں سے
جن کی ہمدردیاں واضح ہوں پانچ سال کے لئے
اکیاون (۵۱) افراد پر مشتمل ادارہ کی مجلس شوریٰ ہوگی
جس میں نصف اقل ممبران کا عالم ہونا ضروری
ہے۔

(ج) مجلس شوریٰ کے ممبران میں سے گیارہ افراد پر
مشتمل مجلس انتظامیہ ہوگی اس کی مدت بھی پانچ
سال ہوگی۔

(د) مجلس انتظامیہ کے ممبران میں سے حسب ذیل
عہدیداران ہوں گے۔

صدر، نائب صدر۔ ناظم اعلیٰ۔ نائب ناظم
ناظم تعلیمات۔ خازن۔ محاسب۔

(۱۱) سربراہ اعلیٰ کے فرائض و اختیارات

مسلمانان اہلسنت و جماعت مبارکپور و متعلقہ
مواضعات کی جنرل میٹنگ منعقدہ ۲۳ راپریل ۱۹۷۱ء
و ۳۰ رمئی ۱۹۷۱ء نے اجمالی اور تفصیلی دو قرار دادیں

پاس کر کے سابقہ تمام قوانین اور تجاویز اور عہدے
توڑ کر اس کے بجائے حضرت حافظ ملت مولٰنا
عبدالعزیز صاحب قبلہ کو ادارہ ہٰذا کا حین حیاتی
سربراہ اعلیٰ مقرر کیا ہے مذکورہ قرار دادوں کے بموجب
سربراہ اعلیٰ کے حسب ذیل اختیارات و فرائض
ہوں گے

(الف) تمام عہدیداران اور مجلس شوریٰ اور مجلس
انتظامیہ کے ممبران کو نامزد کرنا یا نا اہلی کے باعث معزول
کرنا اور نا اہلی یا فوت ہو جانے کی وجہ سے خالی شدہ جگہ
کے لئے دوسرے ممبر کو نامزد کرنا۔

(ب) تمام امور داخلہ و خارجہ و جملہ شعبہ جات و
عہدیداران و ممبران پر مکمل کنٹرول کرنا۔

(ج) مجلس شوریٰ و مجلس انتظامیہ کا کوئی فیصلہ
سربراہ اعلیٰ کی منظوری کے بغیر نافذ نہ ہو سکے گا۔

(د) جملہ ملازمین و مدرسین کی تقرری و برخاستگی
کا اختیار بھی ہوگا۔

(ھ) ملازمین و مدرسین اور طلباء وغیرہ کے تمام
اختلافات کی آخری اپیل انہیں کے یہاں ہوگی۔

(و) یہ بھی اختیار ہوگا کہ اپنے بعد کے لئے اپنا قائم مقام
مقرر کر جائیں یا کوئی کمیٹی تشکیل کر جائیں یا مجلس
شوریٰ اور مجلس انتظامیہ کے طریقۂ تشکیل کے لئے
رہبر اصول مقرر کر جائیں۔ بالفرض اپنی زندگی میں
ایسا نہ کر سکے تو مسلمانان اہلسنت و جماعت مبارکپور
و متعلقہ مواضعات بمشورہ مشاہیر علمائے اہلسنت جن
کی ہمدردیاں واضح اور بین ہوں مجلس شوریٰ اور
مجلس انتظامیہ کا طریقۂ تشکیل اور کوئی ضابطہ و اصول
وضع کرلیں۔

(ز) ادارہ کے ہر قسم کے انتظامات و مالیات و تعمیرات
اور ادارہ کی فلاح و بہبود کے لئے نئی اسکیمیں جاری
کرنے اور قدیم شعبوں کو ترقی دینے کا مکمل اختیار ہوگا
نیز دستور کے دفعات کے مفہوم کا تعین سربراہ اعلیٰ
کی تشریح کے مطابق ہوگا۔

(ح) یہ بھی اختیار ہوگا کہ جس قدر مناسب سمجھیں اپنے اختیارات میں سے کسی دوسرے شخص یا رکن کو عموماً یا کسی خاص وقت و غرض کے لئے تفویض کریں۔

(ط) ادارہ ہذا کا دستور اساسی مرتب فرما کر رجسٹریشن کرانے کا بھی اختیار ہوگا۔

(۲۵) سرپرست ادارہ

اس ادارہ کے سرپرست حضور شیخ طریقت بدر حقیقت حضرت اقدس مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ ہوں گے۔ حضرت ممدوح سال میں کم از کم ایک بار تشریف لا کر ادارہ کی تمام کارروائیوں کا معائنہ فرمائیں جہاں کوئی کوتاہی نظر آئے اس کی نشان دہی فرمائیں۔

اپنے روحانی فیوض و برکات نیک خواہشات اور مفید مشوروں سے ادارہ کو عروج و ارتقاء کی انتہائی منزل تک پہونچائیں۔

سارے ہندوستان میں پھیلے ہوئے غیر معمولی اثر و رسوخ سے کام لے کر مالیات میں اضافہ کی سبیل پیدا فرمائیں۔

یہ دنیا کا عجیب و غریب دستور ہے جس کے اندر مدرسہ کے تقریباً تمام انتظامی و کلیدی عہدوں پر مدرسین فائز نظر آرہے ہیں ملاحظہ کیجئے حضرت مولانا عبد العزیز صاحب۔ شیخ الحدیث و صدر مدرسین مولانا عبد الرؤف صاحب۔ نائب شیخ الحدیث (مدرس) مولوی محمد شفیع صاحب (مدرس) ہم سمجھنے سے قاصر ہیں یہ مدرسین اپنی ہی نگرانی کیوں کر کریں گے

اس دستور پر عوام کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ حضرت سرپرست اعظم دامت برکاتہم العالیہ کو کسی بھی مرحلے پر کوئی اختیار نہیں دیتا اس بارے میں حضرت سرپرست اعظم اپنا تاثر اخبارات اور اشتہار کے ذریعہ واضح کر چکے ہیں، دوسرا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ اس دستور کے تحت عوام بالکل بے دست و پا ہو جاتے ہیں وہ عوام جن کے بارے میں خود حضرت حافظ ملت نے بارہا جلسہ عام میں اعلان کیا ہے کہ مبارکپور والو ہندوستان بھر کے مسلمان تمہاری زیارت کے مشتاق

ہیں لوگ حیران ہیں کہ اس دور میں بھی کہیں ایسے مخلص مسلمان بھی
پائے جاتے ہیں؟ اس کے علاوہ اشرفیہ کا روز افزوں ارتقا اس
بات کا شاہد ہے کہ اہل مبارکپور نے اپنے دینی ادارہ کے ساتھ بھرپور
تعاون کیا ہے۔ اب ان کو انتظامیہ سے یکلخت کلیتاً بے تعلق کر دینا
ناقابل فہم چیز ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس جمہوری دور میں عوام کو اس
طرح یکسر نظر انداز کر دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ انتہائی رنج اور
دکھ کی بات ہے کہ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ملک بھر میں یہ پروپیگنڈہ
کیا جا رہا ہے کہ اہل مبارکپور ایک عظیم مرکزی ادارے کی تعمیر کے مخالف
ہیں اس خبر سے ہم باشندگانِ مبارکپور سخت مضطرب ہیں خدارا
انصاف کیجئے کہ جہاں غریب عوام نے انتہائی عسرت کے حالات میں
دار العلوم اشرفیہ تعمیر کیا ان کے بارے میں ایسا پروپیگنڈہ کتنا تکلیف
دہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ ادارے کی نئی عمارت کے لئے برسوں سے
زمینیں خریدی جاتی رہیں اور کمیٹی میں کبھی یہ مسئلہ پیش نہیں ہوا
اس کے باوجود کسی نے اختلاف نہیں کیا پہلی مرتبہ یہ مسئلہ ۱۹ اپریل
۱۹۷۲ء کو ایک بھرپور اجتماع میں پیش ہوا اور آپ کو یہ سن کر مسرت
ہوگی کہ پورے مجمع نے بیک زبان پورے جوش کے ساتھ اعلان

کیا کہ مرکزی ادارہ یہیں مجوزہ سرزمین پہ بننا چاہیئے صد حیف کہ اس کے بعد بھی کچھ لوگ اہل مبارکپور کے بارے میں غلط پروپیگنڈے کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس اعلان کے بعد ملک کے انصاف پسند عوام یہاں کے بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں گے اگر کسی کو ہماری تحریر کے بارے میں شبہہ ہو تو خود حضرت حافظ ملت صاحب قبلہ سے پوچھ سکتے ہیں۔

حضرات۔ علماء اہلسنت و ہمدردان مدرسہ اشرفیہ مبارکپور کا یہ شہرہ آفاق ادارہ صرف مبارکپور کا نہیں ہے یہ پوری قوم کی امانت ہے اس کی حفاظت اور بقا کے صرف ہم ہی ذمہ دار نہیں ہیں یہ آپ تمام کا ملی فریضہ ہے۔ للّٰہ اسے موجودہ بحران سے بچانے کے لئے کوئی تدبیر سوچیں اور فوراً کوئی اقدام کریں معاملات پر غور کرتے وقت یہ ضرور پیش نظر رکھیں کہ تقریباً سوا دو برس قبل حضرت حافظ ملت کا موقف تھا کہ مدرسہ کے انتظامات میں اہل مبارکپور کے علاوہ باہر کے اکابر علماء اہلسنت کا دخل ضروری ہے اور اب موصوف کے رجسٹرڈ شدہ دستور کی رو سے تمام تر اختیار تنہا حضرت موصوف کو حاصل ہے انتظامیہ کے دوسرے افراد کلیتاً نہیں